رسولِ اکرمؐ کی روحانی زندگی

(چند جھلکیاں)

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

دیقی پبلیکیشنز

اے۔ ولی مارکیٹ، اردو بازار

لاہور

297.4
ر 57
1168

Marfat.com

Marfat.com

رسولِ اکرمؐ کی روحانی زندگی

(چند جھلکیاں)

216325
DATA ENTERED

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

صدیقی پبلیکیشنز

۴۰۔ اے۔ ولی مارکیٹ، اردو بازار

لاہور

Marfat.com

297.44
57 ب ر
114810

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— رسولِ اکرمؐ کی روحانی زندگی (چند جھلکیاں)

مصنّف ——— پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

کمپوزنگ ——— ایلپس کمپیوٹر سسٹم

تعداد ——— گیارہ سو

اشاعت دوم ——— مئی ۱۹۹۵ء

ناشر ——— صدّیقی پبلیکیشنز
۴۰۔ اے۔ ولی مارکیٹ
اُردو بازار۔ لاہور

قیمت ——— ۱۵ روپے

نگران طباعت ——— سعید احمد صدیقی، ایم اے

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ

وَالْفَرِیقَینِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

Marfat.com

لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ کی روحانی زندگی کی چند جھلکیاں

وہ ہادی برحق جس نے عقائد و افکار کی دنیا میں انقلاب برپا کیا' وہ مصلح اعظم جس نے خستہ حال معاشرے کو ایک صحت مند اور خوشحال معاشرے میں بدل دیا' جس نے نظام معیشت کو صالح بنیادوں پر استوار کیا' جس نے سیاست و قانون کو نفاق سے نکال کر اخلاق کی اعلیٰ و ارفع اساس عطا فرمائی' وہ مفکر اعظم جس نے اذہان و قلوب کی دنیا بدل ڈالی۔ وہ ہمہ پہلو عظیم شخصیت جو سربراہ مملکت بھی ہے' سپہ سالار بھی ہے' مقنن بھی ہے' قاضی و منصف بھی ہے اور مدبر و منتظم بھی ہے۔ وہ حامل خلق عظیم جو دوسرے ادیان دوسری اقوام اور دوسرے ممالک کے ساتھ معاملات و تعلقات کو اخلاقی بنیادوں پر قائم کرنے کا ایک ایسا معیار پیش کرتے ہیں کہ پوری تاریخ ادیان عالم بلکہ پوری تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ وہ شہنشاہ کونین ﷺ کہ گدا سے سلطان تک اس کے در کے بھکاری ہیں۔ وہ عظیم تاریخی شخصیت کہ چار ہزار برس کی معلوم تاریخ (Known History) میں کسی بھی شخص پر اس سے زیادہ کتابیں نہیں لکھی گئیں۔ وہ عدیم النظیر پر عظمت شخصیت جس کی عملی' فکری' ذہنی اور روحانی تربیت کسی دنیوی دانش گاہ یا کائنات ارضی میں بسنے والے کسی معلم کی مرہون منت نہیں بلکہ اس وسیع اور بیکراں کائنات کے خالق و مالک نے اس کی ہمہ پہلو تربیت کا خود اہتمام فرمایا۔ آج ہم اس ہادی اعظم کی روحانی زندگی کی چند جھلکیاں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کے بچپن' آپ کی جوانی اور قبل از بعثت زندگی میں آپ کی حیات طیبہ کے ہر ہر ورق پر روحانیت کے نقش و نگار نظر آتے ہیں لیکن ہم یہ ذکر جمیل اس وقت سے شروع کرتے ہیں جب آپ ﷺ نے روحانی زندگی کا باقاعدہ اہتمام فرمایا۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مروج بت پرستی میں کبھی حصہ نہ لیا۔ آپ ﷺ نے اس فطری طریق کو اختیار فرمایا جو جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اختیار فرمایا تھا۔ کائنات میں تدبر و تفکر' خالق کے سامنے اظہار عبودیت'

Marfat.com

خلق سے خالق تک پہنچنے کا فطری طریق۔ ابتداء میں یہ تفکر ظاہری رسوم کا پابند نہ تھا کہ ہم اسے کسی مخصوص عبادت کا نام دیں۔ لیکن روح کی اتھاہ گہرائیوں میں اپنے معبود حقیقی کو پالینے کی سچی تڑپ کبھی مخفی نہیں رہتی۔ یہ سچ ہے کہ ہم کسی کے قلب کی گہرائیوں میں جھانک نہیں سکتے لیکن آنسو دل کی ترجمانی اور عکاسی بطریق احسن کر دیتے ہیں۔

دمع الفتی عما یجن تترجم
وانفاسہ یبدین ماالقلب یکتم

خلوت غار حرا:۔

آپ ﷺ کی عمر مبارک ۳۵ برس کی ہوئی تھی کہ آپ ﷺ گہرے غور وفکر میں منہمک رہنے لگے۔ اس دوران صبح کی مانند روشن خواب آپ ﷺ کو نظر آتے۔ بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

اول مابدی بہ رسول اللہ ﷺ من الوحی الرویا الصالحۃ فی النوم فکان لایری رویا الاجاءت مثل فلق الصبح

اپنے محبوب پروردگار سے راز و نیاز میں جو لذت و حلاوت ہے اس کا اندازہ کچھ وہی کر سکتا ہے جو اس وادی سے گزرا ہو۔ کیف و مستی اور جذب و شوق کی اس کیفیت کا تقاضا یہ تھا کہ آپ ﷺ علائق دنیا سے کنارہ کش ہو کر عزلت نشینی اختیار کریں اور گوشہ عافیت ڈھونڈھ کر اطمینان قلب سے اس شور و شغب کی دنیا سے الگ تھلگ اپنے محبوب آقا و مالک کی عبادت کریں۔ آپ ﷺ کا یہ ذوق آپ ﷺ کو غار حرا میں لے گیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حرا فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد الحدیث

سید قطب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

Marfat.com

وخلاصتها ان رسول الله ﷺ كان يتحنث فی غار حراء قبل البعثة بثلاث سنوات ای يتطهر ويتعبد وكان تحنثه عليه الصلوة والسلام شهرا من كل سنة هو شهر رمضان يذهب فيه الی غار حراء علی مبعدة نحو ميلين من مكة

"اس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ غار حرا میں عبادت میں مشغول رہتے۔ بعثت سے تین سال قبل آپ ﷺ پاک صاف رہتے اور حضور حق میں سر تسلیم خم کرتے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی یہ عبادت ہر سال ایک مہینہ ہوتی اور وہ مہینہ رمضان کا ہوتا جس میں آپ غار حرا میں جو مکہ سے قریباً دو میل کے فاصلے پر ہے، تشریف لے جاتے"

زاد ختم ہوتا تو آپ ﷺ توشہ لینے کے لیے اپنی رفیقہ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے۔

غار حرا میں آپ ﷺ کے معمولات پر روشنی ڈالتے ہوئے سید قطب رقمطراز ہیں:

ويقضی وقته فی العبادة والتفكر فيما حوله من مشاهد الكون وفيما وراءها من قدرة مبدعة

"اور آپ ﷺ اپنا وقت عبادت اور اپنے اردگرد پھیلی ہوئی کائنات کے مشاہدے اور اس میں غور و فکر میں گذارتے اور آپ ﷺ کا تخیل اس سے بھی ماوراء قدرت کی نیرنگیوں کی طرف منعطف ہو جاتا۔"

اس خلوت اور عزلت میں کیا حکمت تھی، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سید قطب لکھتے ہیں:

وكان اختياره ﷺ لهذه العزلة طرفا من تدبير الله له ليعده لما ينتظره من الامر العظيم ففی هذه العزلة كان يخلو الی نفسه ويتخلص من زحمة الحيوة وشواغلها الصغيرة

"اور آپ ﷺ کی یہ عزلت گزینی اللہ تعالیٰ کی ایک اچھوتی تدبیر تھی تاکہ

Marfat.com

آپ ﷺ کو بہت بڑے منصب کے تقاضے پورے کرنے کے لیے تیار کیا جائے۔ پس اس عزلت گزینی میں آپ ﷺ زندگی کی زحمتوں اور چھوٹی بڑی مصیبتوں سے نجات پا کر من کی دنیا میں سراغ زندگی پانے میں مشغول ہو جاتے۔"

ہر وہ روح جو نفوس انسانی کی اصلاح اور پیغام ربانی کی تبلیغ کا فریضہ انجام دینا چاہے اس کے لیے کچھ وقت خلوت اور عزلت میں بسر کرنا ضروری ہے۔ موصوف کے الفاظ میں:

ولا بدلای روح یراد لها ان تؤثر فی واقع الحیاة البشریة فتحولها جهة اخری لابد لهذه الروح من خلوة و عزلة بعض الوقت و انقطاع عن شواغل الارض و ضجة الحیوة و هموم الناس الصغیرة التی تشغل الحیوة

"ہر اس روح کے لیے جس کا مقصود یہ ہو کہ وہ حیات انسانی پر اثر انداز ہو اور اس میں انقلاب بپا کر دے لازمی ہے کہ وہ کچھ وقت خلوت و عزلت کے لئے مختص کر دے اور اس کائنات ارضی کے مختلف مشاغل' زندگی کی شورشوں سے اور لوگوں کے چھوٹے بڑے غم و فکر سے جو زندگی کو مصروف کر دیتے ہیں' خود کو الگ کر لے۔

چنانچہ آپ ﷺ تفکر و تدبر اور مراقبوں میں اپنا وقت گذارتے حتی کہ بفضلہ تعالیٰ آپ ﷺ کا آئینہ قلب اور زیادہ شفاف ہو گیا۔ آپ ﷺ روحانی بالیدگی کی اوج کمال پر پہنچ گئے۔ اب وقت آگیا تھا کہ رب کائنات جس نے آپ ﷺ کی تربیت کا اعلیٰ انتظام فرمایا تھا اس مقدس سرزمین کے رہنے والے صادق و امین کو وہ عظیم امانت سپرد کر دے۔ آپ ﷺ کی عمر مبارک اب چالیس برس کی ہو چکی تھی۔ پیر کے دن رمضان المبارک کے آخری عشرے میں حضرت جبریلؑ حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اعلان نبوت کا اذن عطا ہوا۔

Marfat.com

روحانی اعمال:۔

نبوت کے فرائض چہارگانہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ معبود حقیقی سے آپ ﷺ کی وابستگی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ غم و مسرت کے موقع پر، صلح و جنگ کے موقع پر، صحت و بیماری کی حالت میں آپ ﷺ اپنے آقا و مولا کے حضور دعاؤں میں مصروف نظر آتے ہیں۔ جنگ کے مدوجزر میں تلواروں کی جھنکار سے فضا مرتعش ہے۔ تیروں کی بارش ہو رہی ہے لیکن آپ ﷺ اشکبار آنکھوں سے اپنے مالک حقیقی کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ اپنے دل کے انکسار اور لگاؤ کے ساتھ اپنے آقا و مولیٰ کو پکارتے ہیں۔ دنیا کی پوری تاریخ میں ڈھونڈنے سے بھی آپ کو یہ روشن مثال نہیں ملے گی کہ دشمن مد مقابل ہو اور صلوٰۃ الخوف ادا ہو رہی ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ دو رکعت ادا فرماتے ہیں اور باقی صحابہ دو گروہوں میں تقسیم ہو کر باری باری ایک ایک رکعت پیچھے ادا کر رہے ہیں۔

حب الٰہی کی تپش نے حضور نبی کریم ﷺ کی پوری عملی زندگی میں ایک تحریک پیدا کر دی تھی جس کا مقصود رضوان من اللہ کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ کے مراقبے، غور و فکر، کائنات میں تفکر و تدبر اور آپ ﷺ کی بھرپور عملی زندگی کا مقصود وحید محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ ﷺ کا حامی و ناصر اور محافظ تھا۔ اس لئے آپ ﷺ چٹان کی طرح مستحکم ارادوں کے ساتھ پورے یقین و اعتماد کے ساتھ ثابت قدم اور اپنے آقا و مولا کے مشن کی تکمیل میں سرگرم عمل رہے۔

پانچ فرض نمازوں کے علاوہ آپ ﷺ دیگر مختلف مواقع پر بھی نماز ادا فرماتے۔ ہر فرض نماز کے ساتھ متعدد نوافل ادا فرماتے (جو ہمارے لیے سنت موکدہ یا مندوب ہیں)۔ دن کے ابتدائی حصے میں نماز اشراق پڑھتے۔ دن کے ذرا گرم ہونے پر چاشت کی نماز ادا فرماتے۔ چاند گرہن اور سورج گرہن کے مواقع پر، بارش کے لئے دعا کے موقع پر، سفر کے آغاز میں اور سفر کے اختتام پر نمازوں کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔ رمضان المبارک میں آپ ﷺ کی عبادت اپنے منتہائے کمال کو پہنچ جاتی۔ بعض راتوں میں تو قیام اتنا طویل ہو جاتا کہ خدشہ لاحق ہو جاتا کہ کہیں سحری تناول فرمانے سے ہی نہ رہ

Marfat.com

جائیں۔ رمضان المبارک میں آپ ﷺ اعتکاف فرماتے۔ اپنی زندگی کے آخری رمضان میں آپ ﷺ مسلسل بیس دن معتکف رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق آپ ﷺ تہجد کے لئے اٹھتے۔ آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ تہجد رات کے آخری حصے میں ادا فرماتے۔ حضور حق میں مسلسل اور طویل قیام فرماتے جس سے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر ورم آگیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟" فرمایا: **افلا اکون عبدا شکورا؟** "کیا میں اپنے رب کا شکر گذار بندہ نہ بنوں"

ذوق عبادت سے آپ ﷺ جسمانی مشقت کی پروانہ کرتے اور آپ کی کوشش یہ ہوتی کہ بارگاہ صمدیت میں آپ کا قیام اور طویل ہو جائے۔ سورہ مزمل آپ کے عبادت کے ذوق و شوق کی بہترین عکاسی کرتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے مثالی روحانی کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے سید قطب لکھتے ہیں:

وقیل لرسول اللہ ﷺ قم فقام وظل قائما بعدھا اکثر من عشرین عاما لم یسترح ولم یسکن ولم یعش لنفسه ولا لاھله قام وظل قائما علی دعوۃ اللہ

رسول اکرم ﷺ سے رب کریم نے فرمایا "قم" یعنی میرے حضور قیام کرو تو آپ ﷺ نے قیام فرمایا اور بیس برس سے زیادہ عرصے تک قیام کا یہ سلسلہ منقطع نہ ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے کبھی آرام و استراحت کا خیال نہ کیا۔ آپ ﷺ کی زندگی آپ ﷺ کا جینا اپنے یا اہل و عیال کے لئے نہ تھا۔ ارشاد خداوندی کی تعمیل میں آپ ﷺ ہمیشہ کمربستہ رہے۔

عبادت کی روحانی حلاوت ولذت نے جب جسمانی مشقت کو نظرانداز کیے رکھا اور شب بیداری دو چار روز کی نہیں پورے ایک سال کی مسلسل شب بیداری سے حضور اکرم ﷺ کے پاؤں مبارک سوج گئے تو رحمت باری جوش میں آئی اور تخفیف کا حکم نازل ہوا:

Marfat.com

سید قطب کے الفاظ ہیں:

لقد نزلت بعد عام من قیام اللیل حتی ورمت اقدام الرسول ﷺ وطائفۃ من الذین معہ

پس ایک برس گزرنے کے بعد سورہ مزمل کا آخری حصہ نازل ہوا جب کہ مسلسل ایک سال بھر شب بیداری سے حضور نبی کریم ﷺ کے پاؤں مبارک سوج گئے تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گروہ بھی آپ کے ساتھ عبادت میں شریک تھا۔

مونس و غمخوار رفیقہ حیات نے آپ ﷺ کی اس مشقت کو دیکھ کر خدمت اقدس میں درخواست کی کہ آپ تھوڑا آرام فرمالیا کریں تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

مضی عھد النوم یا خدیجۃ

"اے خدیجہ! سونے اور آرام کا زمانہ بیت گیا"

اور پھر زندگی بھر شب بیداری 'تعب اور جہاد کا وسیع سلسلہ جاری رہا۔

علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں کہ حضرت سعد بن ہشام نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم ﷺ کے راتوں کو قیام کرنے کے بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے جواباً کہا:

الست تقرا یایھا المزمل؟

کیا تم سورۃ المزمل نہیں پڑھتے؟

سورۃ مزمل سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تہجد کے علاوہ رات کے دیگر حصوں میں بھی آپ ﷺ کا سلسلہ عبادت جاری رہتا۔ قرآن حکیم کے الفاظ آپ ﷺ کے حضور حق میں طویل قیام پر شاہد عادل ہیں:

قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

(آپ پوری رات 'سوائے تھوڑے حصہ کے نماز میں کھڑے رہا کریں' آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرلیں یا آدھی رات سے کچھ زیادہ بڑھادیں اور قرآن

Marfat.com

حکیم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں)

بعض مفسرین کرام نے قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا سے رات کا کچھ حصہ مراد لیا ہے جس کی خود سیاق و سباق کلام سے نفی ہوتی ہے اور قرآن حکیم میں دوسری جگہ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا ارشاد باری تعالیٰ سے اسی امر کی تائید ہوتی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رات کا اکثر و بیشتر حصہ قیام فرمایا کرتے تھے۔ سورۃ مزمل کی ان آیات سے متصل ہی دوسری آیات میں آپ ﷺ کے رات کے قیام کی حکمت پر روشنی ڈالی گئی ہے:

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ○ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ○ اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ○ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ○

"بے شک ہم آپ پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں۔ دراصل رات کا اٹھنا نفس کو خوب روند دیتا ہے اور قرآن ٹھیک پڑھنے کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ دن کے اوقات میں تو آپ کے لئے بہت مصروفیات ہیں۔ اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو اور سب سے الگ ہو کر اسی کے ہو رہو"

سید قطب ناشئۃ اللیل کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

لان للذکر فیھا حلاوتہ وللصلوۃ فیھا خشوعھا وللمناجاۃ فیھا شفافیتھا وانھا لتسکب فی القلوب انسلو راحۃ و شفافیۃ و نورا قد لایجدھا فی صلاۃ النھار و ذکرہ

"رات کے تاریک اور سہانے سماں میں اللہ کے ذکر میں ایک خاص حلاوت حاصل ہوتی ہے ایسے وقت میں نماز میں خشوع پیدا ہوتا ہے اور بندہ اپنے معبود سے جو مناجات کرتا ہے وہ جوہر اخلاص سے آئینے کی طرح شفاف ہوتی ہے اور دل کو انس و محبت، راحت، اخلاص اور روشنی بخشتی ہے اور یہ وہ بات ہے جو دن کی نماز یا دن کے ذکر میں حاصل نہیں ہوتی"

سید محمود آلوسی واذکر اسم ربک کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے:

ذکرہ تعالی علی ای وجہ کان من تسبیح و تھلیل و تحمید و صلوۃ

Marfat.com

وقراءۃ قران وغیر ذالک

"اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے خواہ اس کی نوعیت کوئی بھی ہو۔ تسبیح و تقدیس بیان کی جائے 'لا الہ الا اللہ کا ذکر کیا جائے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے' نماز پڑھے یا قرآن حکیم کی تلاوت کرے اور اسی طرح کی ہر وہ عبادت جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو شامل ہو"

علامہ موصوف تبتل کے معانی و مطالب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

ای وانقطع الیہ تعالیٰ بالعبادۃ وجرد نفسک عماسواہ عزوجل واستغرق فی مراقبتہ سبحنہ

"اللہ تعالیٰ سے کامل وابستگی کے لیے علائق دنیوی سے انقطاع کر لیجئے اور خود کو ماسوا سے فارغ کر لیجئے اور ہمہ تن اپنا دھیان اللہ جل سبحانہ کی طرف مرکوز کر لیجئے"

حضور اکرم ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے معبود حقیقی کی یاد سے وابستہ تھا۔ دن میں بھی ذکر و اذکار اور فرائض و نوافل کا سلسلہ جاری رہتا۔ رات کو یہ سلسلہ طویل ہو جاتا جیسا کہ سورۃ مزمل کے آخری رکوع کی آیات سے واضح ہے:

اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَہٗ وَ ثُلُثَہٗ وَ طَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ وَ اللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّہَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ فَتَابَ عَلَیْکُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

"اے نبی تمہارا پروردگار اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ تم کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات کے قریب اور کبھی ایک تہائی رات عبادت میں کھڑے رہتے ہو اور تمہارے صحابہ میں سے بھی ایک گروہ آپ کے ساتھ عبادت میں شریک ہوتا ہے۔ اللہ کو رات اور دن کا خوب اندازہ ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم عام مومنین اسے پورا نہ کر سکو گے لہٰذا اس نے تم پر مہربانی فرمائی۔ اب جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو"

اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور مہربانی سے مسلمانوں پر تو تخفیف ہو گئی۔ رات کا

Marfat.com

قیام فرض نہ رہا نفل ہو گیا۔ اب طول قیام کی بجائے قرآن کریم کی تلاوت کم کرنے کی بنا پر مختصر قیام رہ گیا۔ لیکن محبوب رب العالمین ﷺ کا معمول قدرے تخفیف کے ساتھ قریبا وہی رہا۔

سید قطب رحمہ اللہ کے الفاظ میں:

اما رسول اللہ ﷺ فقد مضی علی نهجه مع ربه لا یقل قیامه عن ثلث اللیل یناجی ربه فی خلوة من اللیل و هداة و یستمد من هذه الحضرة زاد الجهاد علی ان قلبه ما کان ینام و ان نامت عیناه فقد کان قلبه ﷺ دائما مشغولا بذکر الله متبتلا لمولاه و قد فرغ قلبه من کل شی الا من ربه

"جہاں تک رسول اکرم ﷺ کا تعلق ہے تو آپ ﷺ کا معمول عبادت اپنے رب کے تعلق میں وہی رہا۔ آپ ﷺ کا قیام حضور حق میں کبھی بھی تہائی رات سے کم نہ ہوتا۔ آپ ﷺ اپنے رب کریم سے مناجات میں مصروف رہتے۔ رات کی تنہائی میں جب رات گہری اور پر سکون ہو جاتی اس حضوری میں اپنے معبود حقیقی سے آپ ﷺ زندگی کا توشہ اور جہاد کی اعانت کے ملتجی ہوتے۔ آپ کا دل کبھی نہ سوتا اگرچہ آپ کی آنکھوں پر نیند طاری ہوتی۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کا قلب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا۔ اپنے آقا و مولا کے لیے آپ ﷺ خود کو ماسوا اللہ سے منقطع کر لیتے اور آپ کا دل سوائے اپنے رب کریم کے ہر ماسوا سے فارغ ہوتا۔"

یہاں ایک نکتے کی طرف توجہ مبذول کرانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر تخفیف کا یہ عمل بقول سید قطب یا دیگر مفسرین صرف ایک برس بعد تھا تو ایک برس کا عرصہ بھی کچھ کم نہیں ہوتا لیکن اگر اس امر کو ملحوظ رکھا جائے کہ سورہ مزمل کے آخری حصے کی آیات مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں جیسا کہ آیات کے سیاق و سباق سے نظر آتا ہے تو یہ عرصہ مکمل دس برس کا ہے۔ گویا یہ عرصہ طویل بالخصوص اور اس کے بعد تاحین حیات بالعموم آپ ﷺ حضور حق میں اتنا طویل قیام فرماتے رہے۔

Marfat.com

چار باتیں انبیاء ورسل علیہم السلام کا طریق رہی ہیں۔

حیاء داری' خوشبو لگانا' مسواک اور نکاح

معبود حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے قبل حضور اکرم ﷺ صفائی' نظافت اور پاکیزگی کا بہت خیال فرماتے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے۔ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ رات ہی کو وضو کے لیے پانی اور مسواک کا اہتمام رکھتے تھے۔

خشیت الٰہی:۔

جب حب الٰہی اور خوف خداوندی کا امتزاج ہو تو عبادت میں لذت و حلاوت کا کیا کہنا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا۔ پس میں نے آپ کو تلاش کیا۔ ناگہاں میرے ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑے جب کہ آپ ﷺ سجدہ میں تھے آپ ﷺ سجدہ میں یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ذریعے تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو و درگزر کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف کرنے سے قاصر ہوں تو ایسی عظیم ذات ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے"

حضور نبی کریم ﷺ پر خشیت الٰہی سے رقت طاری ہو جاتی' آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں اور آپ ﷺ بے ساختہ رونے لگتے۔ نماز پڑھنے کے دوران آپ ﷺ کے اندر سے ایسی آواز آتی جیسی کہ دیگ کے جوش مارنے یا چکی کی آواز ہوتی ہے۔

حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

Marfat.com

"میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے اندر سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسی کہ دیگ کے جوش مارنے کی آواز ہوتی ہے"

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ ﷺ کے سینے سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسی چکی کی آواز ہوتی ہے اور یہ آپ کے رونے کی آواز تھی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی رات کی عبادت کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ رات کو تھوڑی دیر آرام فرماتے پھر حضور حق میں قیام فرماتے پھر تھوڑا آرام فرماتے پھر عبادت میں مصروف ہو جاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے ہاں ایک رات سوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ رات کو بیدار ہوئے۔ مسواک کی۔ وضو فرمایا اور پھر یہ آیات کریمہ پڑھیں ان فی خلق السموات والارض...... الخ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں جس میں قیام' رکوع اور سجدے کو بہت طویل کیا۔ پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور سو گئے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سونے سے سانس کی مخصوص آواز آنے لگی۔ تین بار آپ نے اسی طرح کیا اور چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر دفعہ مسواک کی' وضو کیا اور مذکورہ بالا آیات کو پڑھا پھر تین رکعتیں وتر کی پڑھیں۔

سورہ آل عمران کی ان گیارہ آیات کریمہ (۱۹۰ تا ۲۰۰) پر غور فرمایئے۔ معانی و مطالب کا بحر زخار ہے جو انسانی زندگی میں انقلاب لے آئے۔ کائنات میں تفکر و تدبر' اللہ تعالیٰ کا ذکر' اس کی رحمت و مغفرت کی طلب' قیامت کے دن اس کے فضل و احسان کے لئے دعا' مجاہدین کے لیے اللہ کی نصرت و تائید کا وعدہ' دنیا کی بے ثباتی' اہل تقویٰ کی مقبولیت اور اہل ایمان کے لیے صبر' باہمی ربط اور تقویٰ اختیار کرنے کا زریں اصول جو فلاح و کامرانی کا ضامن ہے۔ یہ مضامین ہوں اور قرآن حکیم کی صوتی تاثیر اور موسیقیت ہو اور آدھی رات کا وقت ہو جب دن کے شور و شغب کی بجائے ایک محشر سکوت فضا پر طاری ہو اور سب سے بڑھ کر یہ کہ محبوب رب العالمین ﷺ کے خشوع قلب کی ان کی زبان

Marfat.com

مبارک ترجمانی کر رہی ہو۔ ذرا تصور کیجئے کہ وہ پر سوز و پر کیف منظر کس قدر موثر اور رقت انگیز ہو گا!!!!

نبوی دعائیں:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں حضور اکرم ﷺ کے معمول کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا کرتے:

"اے میرے معبود! سب حمد و ستائش تیرے ہی لیے ہے۔ تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور جو کچھ ان میں ہے۔ سب تعریف تیرے لیے ہے۔ تیرے لئے ہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور جو کچھ ان میں ہے سب حمد و ثنا تیرے ہی لئے ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور سب حمد و ستائش تیرے لئے ہے۔ تو حق ہے' تیرا وعدہ حق ہے' تیری ملاقات حق ہے' تیرا قول حق ہے' جنت حق ہے' دوزخ حق ہے' انبیائے کرام کی بعثت حق ہے' محمد حق ہے' قیامت حق ہے۔ اے میرے معبود! تیرے لئے میرا سر تسلیم خم ہے۔ تجھ پر ہی میں ایمان لایا ہوں' تجھ ہی پر میرا بھروسہ ہے' تیری ہی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ میرا جدال تیری مدد سے ہے۔ تیرے ہی حضور اپنی فریاد لایا ہوں۔ پس اے بخشنے والے میری وہ سب خطائیں بخش دے جو مجھ سے پہلے سرزد ہوئیں یا بعد میں ہوں گی وہ سب جنہیں میں نے پوشیدہ طور پر کیا اور وہ بھی جنہیں میں نے ظاہر طور پر کیا۔ تو ہی اول ہے' تو ہی آخر ہے' تیرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حضور اکرم ﷺ کی متعدد دعائیں منقول ہیں جو آپ ﷺ رات کی نماز شروع کرتے وقت فرماتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اس دعا پر غور کیجئے اپنے معبود سے وابستگی درجہ کمال پر نظر آتی ہے اور خود کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے لیے تمنا و آرزو کا بے ساختہ اظہار ہوتا ہے۔ قلب

Marfat.com

و نظر ہی نہیں، سمع ہی نہیں بلکہ جسم کے رگ و ریشہ اور خون و پوست ہر شے آقا و مولا کی تجلیات و نور سے مستنیر ہو جائے۔ آپ ﷺ بارگاہ ایزدی میں ان الفاظ میں التجا کرتے ہیں:

"اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، میری آنکھوں میں نور پیدا کر، میرے کانوں میں نور عطا فرما، میری دائیں جانب نور ہو، میری بائیں جانب نور ہو، میرے اوپر نور ہو، میرے نیچے نور ہو، میرے سامنے نور ہو، میرے پیچھے نور ہو، میرے واسطے نور پیدا فرمادے (بعض راویوں نے یہ بھی لکھا ہے) اور میری زبان میں نور ہو (بعض نے یہ بھی لکھا ہے) میرے پٹھوں میں نور ہو، میرے گوشت میں نور ہو، میرے خون میں نور ہو، میرے بالوں میں نور ہو، میری جلد میں نور ہو (اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں) میری جان میں نور پیدا فرما اور نور کو میرے لئے اور بڑھادے (اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) اے اللہ! مجھے نور عطا فرما"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رکعتوں میں لمبی لمبی سورتیں تلاوت فرماتے۔ اس ضمن میں وہ حضور نبی کریم ﷺ کی رات کی عبادت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

فصلی اربع رکعات قرا فیھن البقرۃ وال عمران والنساء والمائدۃ والانعام

"پس حضور نبی کریم ﷺ نے چار رکعتیں ادا فرمائیں اور ان رکعتوں میں سورہ بقرۃ، سورہ آل عمران، سورہ نساء اور سورہ مائدہ یا انعام پڑھیں"

گویا حضور نبی کریم ﷺ کے ذوق عبادت کا تقاضا ہوتا کہ حضور حق میں قیام ہو اور قرآن حکیم کی پرسوز تلاوت کبھی ختم نہ ہو۔ چار رکعتوں میں پانچ پارے تلاوت کرنا اور وہ بھی ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کوئی ایک آیت اور اس کا مضمون آپ ﷺ کے ذہن و قلب کو اس قدر متاثر کرتا کہ آپ ﷺ اسی ایک آیت کو بار بار پڑھتے۔

Marfat.com

حضرت ابوذر غفاری ﷺ روایت کرتے ہیں:

قام رسول اللہ ﷺ حتی اصبح بایۃ و الایۃ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم

"رسول اکرم ﷺ نے رات کو قیام فرمایا اور نماز میں صبح تک یہ آیت پڑھتے رہے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخش دے تو غالب حکمت والا ہے"

روزہ:۔

تزکیہ نفس اور روحانی بالیدگی کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ روزہ ہے۔ قرآن حکیم نے اسے تقویٰ کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ حدیث قدسی میں ہے کہ بندہ اپنی خواہشات اور طعام محض خوشنودی خداوندی کے لیے چھوڑتا ہے۔ نماز کی طرح حضور اکرم ﷺ روزے کا بھی بہت اہتمام فرماتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"میں نے رسول اکرم ﷺ کو متواتر دو مہینے روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر شعبان اور رمضان میں کہ آپ ﷺ ان دونوں مہینوں کے مسلسل روزے رکھتے"

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"رسول اکرم ﷺ جب روزہ رکھتے تھے تو برابر روزہ رکھے چلے جاتے۔ یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب وہ کبھی روزہ نہ چھوڑیں گے اور کبھی روزہ چھوڑے رہتے حتی کہ ہم یہ کہنے لگتے کہ اب وہ کبھی روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے اس امر کو کبھی نہ دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں سوائے ماہ رمضان کے اور آپ ماہ شعبان کے اکثر روزے رکھتے۔"

Marfat.com

گویا حضور نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کا پورا مہینہ فرض روزے رکھتے۔ شعبان کے پورے مہینے کے روزے رکھتے ماسوا چند دنوں کے' باقی سال بھر کبھی روزے رکھتے چلے جاتے اور کبھی چھوڑ دیتے۔ بعض ایام کا روزہ حضور نبی ﷺ اہتمام سے رکھتے۔ مثلاً آپ عاشورے کا روزہ رکھتے۔ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بارگہ الٰہی میں بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں۔ اس لئے میں اس امر کو پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال پیش کیے جا رہے ہوں اور میں روزے کی حالت میں ہوں"

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا "کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے؟" انہوں نے فرمایا "ہاں" پھر میں نے پوچھا "مہینے کے کن دنوں میں روزے رکھتے تھے" تو انہوں نے فرمایا "آپ ﷺ کو اس امر کی پرواہ نہ تھی جن دنوں میں چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے"

ایام بیض (چاند کی تیرھویں' چودھویں' پندرھویں) کے روزہ کا حضور ﷺ خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"رسول اکرم ﷺ ایام بیض کے روزے کبھی نہ چھوڑتے تھے۔ نہ حضر میں نہ سفر میں"

المختصر روحانی کمالات' روحانی بالیدگی کے حصول کے لئے جتنے بھی طریقے ممکن ہیں طول قیام' سجود' روزہ' ذکر و فکر' شب بیداری' تضرع و زاری' دعا' تلاوت قرآن حکیم یہ سب کے سب لاریب حضور نبی کریم ﷺ کے شب و روز کے معمولات نظر آتے ہیں۔ طہارت' نظافت' تعطر' سفید لباس' خیالات کی پاکیزگی ہر لمحہ اپنے خیالات اور جذبات پر ضبط تام اپنے معبود حقیقی کے ساتھ ایک والہانہ لگاؤ۔ یہ وہ اعمال ہیں جو روحانیت کی جان ہیں اور یہ سب کے سب حضور اکرم ﷺ کے مرغوب اور آپ ﷺ کے معمولات تھے۔

۱۱۶۸۱۵

Marfat.com

ایک مفکر قوم کو اپنے افکار سے بیدار کر سکتا ہے۔ ایک مصلح اپنی سعی و کاوش سے معاشرے کی مقدور بھر اصلاح کا بیڑا اٹھا سکتا ہے۔ ایک حکمران اور فاتح فتح و ظفر سے بامراد ہوتے ہوئے اپنی سلطنت کی توسیع کر سکتا ہے اور اسے مستحکم بنا سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ کوئی شخص مفکر، مصلح اور فاتح ہونے کے ساتھ روحانی بالیدگی کے منتہائے کمال پر بھی ہو۔ پوری تاریخ عالم میں ہمیں ایسی عظیم ہستی سوائے رسول اکرم ﷺ کے کوئی نہیں ملتی جو مفکر بھی ہو، مصلح بھی، حکمران اور فاتح بھی، معاشرت، معیشت، سیاست، قانون، تعلیم، اخلاق اور عقائد و افکار میں عظیم انقلاب برپا کرے لیکن اس کے ساتھ وہ روحانیت کا سرچشمہ اور قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے روحانی الذہن افراد کے لیے ایک بے مثال دائمی نمونہ عمل بھی ہو۔ زندگی کے اہم شعبوں میں سے کون سا شعبہ ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے بھرپور اور مثالی کردار انجام نہ دیا ہو۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ رحمت خداوندی نے آپ ﷺ کی روحانی بالیدگی کو سیراب و شاداب کر رکھا تھا۔

جب ہم حضور اکرم ﷺ کے روحانی کمالات پر نظر ڈالتے ہیں تو حیرت و استعجاب کی کوئی حد نہیں رہتی۔ تجلیات و انوار الٰہیہ کی آپ ﷺ پر بارش ہوتی رہتی ہے۔ اگر آپ ﷺ حضور حق میں طویل قیام کرتے ہیں اور مشقت و تعب کو خاطر میں نہیں لاتے بلکہ آپ کا ذوق عبادت اور قیام کا تقاضا کرتا ہے تو دوسری طرف معبود حقیقی کے آپ ﷺ پر انعامات کا سلسلہ بھی لامتناہی ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

رایت ربی عزوجل لی احسن صورۃ قال: لما یختصم الملاء الاعلی؟ قلت: انت اعلم۔ قال: فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدی فعلمت مافی السموات والارض وتلا وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین

"میں نے اپنے رب کریم کو خواب میں بہترین صورت میں دیکھا، رب کریم نے مجھ سے پوچھا۔ ملائکہ مقربین کس معاملے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے

Marfat.com

عرض کیا "اے اللہ ا تو ہی خوب جانتا ہے " رب کریم نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک اور لطافت میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور مجھے آسمانوں اور زمین کی تمام درمیانی چیزوں کا علم حاصل ہو گیا" پھر حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی و کذلک....الی اخرہ یعنی اس طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھائی تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں شامل ہو جائے"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی ایک حدیث پاک مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز میں رسول کریم ﷺ نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی اور قریب تھا کہ سورج مشرق سے نمودار ہو جائے کہ آپ ﷺ تیزی سے تشریف لائے۔ تکبیر کہی گئی اور رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا کی اور قرات وارکان نماز میں تخفیف فرمائی اور سلام پھیر کر بلند آواز میں فرمایا "جہاں بیٹھے ہو اسی جگہ بیٹھے رہو" اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

انی قمت من اللیل فتوضات و صلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک و تعالی فی احسن صورۃ فقال: یا محمد! قلت: لبیک رب قال: فیما یختصم الملاء الاعلی؟ قلت: لا ادری۔ قالھا ثلاثا۔ قال فرایت وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت بردانامله بین ثدی فتجلی لی کل شی و عرفت

"میں رات کو نماز کے لیے اٹھا' وضو کیا اور جس قدر نماز مقدر میں تھی پڑھی اور نماز میں مجھ کو اونگھ آگئی یہاں تک کہ نیند مجھ پر غالب ہو گئی۔ ناگہاں میں نے اپنے بزرگ و برتر خدا کو بہترین شکل و صورت میں دیکھا۔ خداوند تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا "اے محمد!" میں نے عرض کیا" حاضر ہوں اے پروردگار " فرمایا ملائکہ مقربین کس چیز پر بحث و گفتگو کر رہے ہیں؟ " میں نے عرض کیا "خداوندا! مجھے معلوم نہیں " تین بار اللہ جل شانہ نے یہ بات پوچھی۔ پھر میں نے دیکھا کہ رب جلیل نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی

Marfat.com

انگلیوں کی ٹھنڈک اور لطافت کو میں نے اپنے سینے میں محسوس کیا۔ میرے لئے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں تمام اشیاء سے واقف ہو گیا"

وسعت مشاہدہ:۔

جویائے حق اور سالک راہ کے لیے اگرچہ مشاہدہ حق کی گفتگو بھی ہزاروں لذتوں کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن وہ خوش بخت جسے مشاہدہ حق ہی میسر آ جائے اس کی مسرتوں اور سعادتوں کا کیا کہنا! جیسا کہ قرآن حکیم کی مذکورہ آیت (٦:٧٥) سے ظاہر ہے۔ اس مشاہدے کا مقصد یقین کو اور زیادہ مستحکم اور قوی بنانا ہے تاکہ مشاہدہ حق سے بہرہ ور ہونے کے بعد اشیاء کی حقیقت سے واقف ہو کر ایک پیغمبر اس کار گہ حیات میں اپنے آقا و مولیٰ کے مشن کی تکمیل احسن طریقے سے کر سکے۔

حضور اکرم ﷺ قرآن حکیم میں مذکور اپنے اوصاف کے مطابق بشیر و نذیر بھی تھے۔ اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور نعمتوں کے مرکز جنت کی بشارت دیتے اور پیغام الٰہی کے جھٹلانے والوں کو اس کے عذاب اور عذاب کے مقام دوزخ سے ڈراتے۔ قدرت الٰہیہ نے آپ ﷺ کو ان دونوں کی کیفیت سے باخبر اور آگاہ کرنے کے لیے جنت و جہنم کا مشاہدہ کرایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ صلی لنا یوما الصلوۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ قبل قبلۃ المسجد فقال: قد اریت الآن منذ صلیت لکم الصلوۃ الجنۃ والنار ممثلتین فی قبل ھذا الجدار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر (رواہ البخاری)

"ایک روز رسول اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر مسجد کے قبلے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا "میں نے ابھی ابھی تم کو نماز پڑھاتے پڑھاتے اس دیوار کے آگے جنت اور دوزخ کو ایک خاص شکل و صورت میں دیکھا ہے اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج تک میں نے جس قدر اچھی اور بری چیزیں

Marfat.com

دیکھی ہیں وہ جنت و دوزخ کی اچھائی و برائی کے مقابلے میں کوئی حیثیت و حقیقت نہیں رکھتیں۔" (امام بخاری نے روایت کیا)

توراۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق یہ لکھا ہے:

"پس خداوند کے بندہ موسیٰ نے خداوند کے کہے کے مطابق وہیں موآب کے ملک میں وفات پائی اور اس نے اسے موآب کی وادی میں بیت فغفور کے مقابل دفن کیا پر آج تک کسی آدمی کو اس کی قبر معلوم نہیں اور موسیٰ اپنی وفات کے وقت ایک سو بیس برس کا تھا"

اب حضور اکرم ﷺ کے چشمہ معرفت کی طرف نظر کیجئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی متفق علیہ حدیث طویل میں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحلت کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ آخر میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

واللہ لو انی عندہ لاریتکم قبرہ الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر

"خدا کی قسم! اگر میں بیت المقدس کے قریب ہوتا تو تم کو موسیٰ کی قبر دکھاتا جو سر راہ ریت کے ایک سرخ تودے کے قریب ہے"

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور جمہور مفسرین اور علماء امت کا اس امر پر اتفاق ہے اور قرآن حکیم اس بات پر شاہد عادل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو معراج جسد مبارک کے ساتھ ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کے روحانی کمالات کو جلا بخشنے کے لیے آپ کو آسمانوں' زمین' جنت' دوزخ اور متعدد ارفع و اعلیٰ مقامات کی سیر کرائی اور آپ تجلیات و انوار الٰہیہ سے فیض یاب ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے معراج کی رات انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے ان کے حلیے بیان فرمائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قال رایت لیلۃ اسری بی موسی رجلا ادم طوالا جعدا کانہ من رجال شنوءۃ و رایت عیسی رجلا مربوع الخلق الی الحمرۃ و البیاض سبط الراس و رایت مالکا خازن النار و الدجال فی ایات اراھن اللہ ایاہ

"حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں میں نے موسیٰ کو دیکھا جو

Marfat.com

دراز قد، گندم گوں تھے اور ان کے بال گھنگریالے تھے گویا کہ وہ قبیلہ شنؤہ کے ایک آدمی ہیں اور میں نے عیسیٰ کو دیکھا جو پیدائش کے اعتبار سے متوسط قد و قامت کے تھے، ان کا رنگ سرخ و سفید تھا اور سر کے بال سیدھے اور میں نے دوزخ کے داروغہ مالک کو دیکھا اور دجال کو دیکھا۔ ان دونوں کو ان علامات میں دیکھا جو خداوند تعالیٰ نے آپ کو دکھائیں۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی ایک متفق علیہ روایت مروی ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا ذکر بھی ہے کہ شب معراج میں میری ملاقات موسیٰ سے ہوئی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کی صفات بیان کیں اور فرمایا وہ ایک (خوف خدا سے) مضطرب آدمی ہیں۔ سر کے بال گھنگریالے گویا کہ وہ قبیلہ شنوہ کے ایک مرد ہیں اور میں نے عیسیٰ سے ملاقات کی جو متوسط قامت اور سرخ رنگ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور ان کی اولاد میں میں ان سے بہت مشابہ ہوں۔

اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ اور شراب کے دو برتن پیش کئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کو پسند فرمایا۔ جیسا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"پھر مجھے دو برتن دیئے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب اور مجھ سے کہا گیا کہ ان میں جس کو پسند کر لے لو۔ میں نے دودھ لے لیا اور پی لیا۔ پھر مجھ سے کہا گیا "تمہیں فطرت کی راہ دکھائی گئی۔ اگر تم شراب لے لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی"

یہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی عظمت کہ آپ انبیائے کرام سے ملاقات فرما رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدات اتنے عمیق ہیں کہ آپ ان میں سے ہر ایک کا حلیہ پورے وثوق سے بیان فرما رہے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمیق مشاہدے اور روحانی عظمت کی منہ بولتی تصویر ہے:

"ہم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا۔ ہم

Marfat.com

جب ایک جنگل میں پہنچے تو رسول اکرم ﷺ نے پوچھا "یہ کون سا جنگل ہے؟ "لوگوں نے عرض کیا یہ وادی ازرق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "گویا کہ میں اس وقت موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں "اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ کا رنگ اور بالوں کی کیفیت بیان کی اور فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام اس جنگل سے کانوں میں انگلیاں دیئے ہوئے بلند آواز سے لبیک لبیک کہتے ہوئے گزر رہے ہیں۔"

یہاں سے آگے بڑھے اور ثنیہ پر پہنچے (ثنیہ وہ راستہ ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے) حضور اکرم ﷺ نے پوچھا یہ کون سی ثنیہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہرشی ہے یا لفت ہے آپ ﷺ نے فرمایا گویا کہ میں یونس علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور اونی جبہ پہنے ہوئے ہیں ان کی اونٹنی کی مہار کھجوروں کے درخت کے پوست کی ہے اور اس وادی سے لبیک کہتے ہوئے گزر رہے ہیں"

کشف احوال:۔

حضور اکرم ﷺ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد فارغ ہوتے ہیں تو آپ پر ان کا حال منکشف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

"سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے وفات پا جانے پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے جنازہ پر گئے پس جس وقت رسول اکرم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھ لی اور ان کو قبر میں اتار کر قبر کی مٹی برابر کر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے تسبیح (سبحان اللہ) پڑھی۔ ہم بھی دیر تک سبحان اللہ پڑھتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی ہم نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا' یارسول اللہ ﷺ! آپ نے تسبیح اور تکبیر کیوں پڑھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اس بندہ صالح پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی پھر خدا نے (ہماری تسبیح و تکبیر کو قبول کرتے

Marfat.com

ہوئے) اس کو کشادہ کردیا۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی مضمون کو ایک روایت میں تھوڑے سے تغیر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سعد وہ شخص ہے جس کے لیے عرش نے حرکت کی (یعنی ان کی روح آسمان پر پہنچنے کے وقت) اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور اس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے اور قبر ان پر تنگ کی گئی پھر ان کی قبر کشادہ کردی گئی۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان سے گذرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے حالات منکشف ہو جاتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ روایت میں اس واقعہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے:

مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین یقال انهما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان لا یستتر من البول (وفی روایة المسلم) لا یستنزه من البول واما الاخر فکان یمشی بالنمیمة ثم اخذ جریدة رطبة فشقها بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدة قالوا: یا رسول الله لم صنعت هذا؟ فقال: لعله ان یخفف عنهما مالم ییبسا

"ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو قبر والوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جارہا۔ ان میں سے ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک تر شاخ لی' درمیان سے چیر کر اس کے دو حصے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟" حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" تاکہ اس سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

Marfat.com

میں سورج کو گرہن ہوا۔ پس رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے نماز میں طویل قیام فرمایا اتنی دیر کہ سورہ بقرۃ اتنی دیر میں پڑھی جا سکے پھر طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک قیام کیا جو قرات کے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے لیکن یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا سجدہ کیا اور نماز مکمل کر دی۔ اس عرصے میں سورج روشن ہو گیا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ نہ تو ان کو کسی کی موت سے گرہن ہوتا ہے اور نہ کسی کی پیدائش سے۔ پھر جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا کو یاد کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا" یا رسول اللہ ﷺ! نماز کی حالت میں ہم نے دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑنے کا ارادہ کر رہے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے کی جانب کچھ ہٹ رہے ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا:

"انی رایت الجنۃ فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لا کلتم منه مابقیت الدنیا ورایت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع"

(میں نے جنت کو دیکھا اور اس کے پودے سے انگور کا خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا تھا۔ اگر میں اس خوشے کو توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے۔ پھر میں نے دوزخ کو دیکھا اور آج کے دن تک ایسا کوئی خوفناک منظر میری نظر سے نہیں گذرا)

امت کے رؤف و رحیم اور شفیق، روحانیت کے اس سرچشمے کے سامنے امت کے ثواب اور گناہ بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجها الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القران او آیۃ اوتیها رجل ثم نسیها"

Marfat.com

(میری امت کے ثواب میرے روبرو پیش کیے گئے یہاں تک کہ مسجد کی صفائی کرنے کا ثواب بھی اور پیش کیے گئے میرے سامنے میری امت کے گناہ' ان گناہوں میں مجھے اس سے بڑا گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورۃ یا آیت یاد ہو پھر اس نے اس کو بھلا دیا ہو)

کمال سماعت:۔

بارگہ رسالت ﷺ میں امت مسلمہ جو ہدیہ درود و سلام پیش کرتی ہے وہ آپ کی خدمت میں پہنچانے کے لیے فرشتے مامور ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغون من امتی السلام

"خدا کے بہت سے فرشتے زمین پر سیر کرنے والے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں"

کروڑوں بندگان خدا جب آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتے ہیں تو بارگہ رسالت سے اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مامن احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام

"تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔"

حضور اکرم ﷺ نے ایک بہت بڑی غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا:

صلوا علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم

"مجھ پر درود بھیجو: اس لئے کہ تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے خواہ تم کہیں بھی ہو"

Marfat.com

علامہ ابن قیم نے کتاب الروح میں اس ضمن میں بڑا لطیف مضمون بیان کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

"اور یہ امر واضح ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا جسد اطہر زمین میں شگفتہ و شاداب ہے چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے استفسار کیا کہ ہمارا درود و سلام کا ہدیہ تحفہ آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا جب کہ آپ زمینی اثرات سے متاثر ہو چکے ہوں گے ؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجساد کو کسی قسم کا ضرر پہنچائے"

اور اگر (ظاہری وصال کے بعد) حضور اکرم ﷺ کا جسد اطہر آپ کی قبر مبارک میں (تازہ و شاداب) نہ ہوتا تو آپ ﷺ ہرگز ایسا جواب نہ دیتے اور یہ امر بھی بالکل درست اور واضح ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو امت کا سلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔

علامہ ابن قیم نے جسد و روح کے تعلق بالخصوص نبی اکرم ﷺ کے جسد اطہر اور روح مبارک کے باہمی تعلق کو بڑے عمدہ پیرائے میں مدلل بیان کیا ہے۔

اعجاز نظر:۔

ڈاکٹر علی عبد الجلیل راضی نے حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے روحانی پہلوؤں پر اپنے مخصوص و منفرد اسلوب میں روشنی ڈالی ہے اور مختلف سائنسی اور طبی حوالوں سے اور یورپ کے مختلف روحانی افراد کی مثالوں سے حضور اکرم ﷺ کے کمالات روحانی بیان کئے ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حالت بیداری میں حضرت جرائیل علیہ السلام کو اپنی شکل میں دیکھنے کا ذکر کیا ہے:

بینما انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاء نی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منہ فرجعت فقلت: زملونی فانزل اللہ تعالی یا ایہا المدثر......

Marfat.com

"جس وقت میں چل رہا تھا میں نے اچانک آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے نگاہ اوپر اٹھائی تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں مجھے ملا تھا ایک ایسی کرسی پر بیٹھا نظر آیا جو آسمان وزمین کے مابین محیر العقول وسعت کے ساتھ نظر آ رہی تھی۔ پس مجھ پر رعب طاری ہو گیا اور میں گھر کی طرف لوٹا اور گھر والوں سے کہا" مجھ اوڑھادو (گھر والوں نے آپ ﷺ کو کمبل یا لحاف اوڑھا دیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی یاایھا المدثر... الخ (اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے)

اس حدیث پاک کے ذکر کے بعد موصوف اس امر کا ذکر کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اکثر و بیشتر انسانی صورت میں تشریف لاتے اور اس کی توجیہہ یہ بیان کرتے ہیں:

فی الواقع لم یکن هناک حاجة لظهور جبریل علی هیئة الملک بعد ان وثق فیه محمد وارجح ظهوره علی هیئة بشریة جمیلة حتی یالفها صاحبه وللملائکة قدرة علی التشکل بالصورة التی یحبونها

"دراصل اب جبرئیل کو فرشتے کی صورت میں آنے کی ضرورت باقی نہ رہی تھی کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کو ان کے بارے میں پورا وثوق حاصل ہو چکا تھا اور جبرئیل ہمیشہ ایک حسین وجمیل مرد کی صورت میں ظاہر ہوتے تاکہ حضور نبی کریم ﷺ ان سے مانوس رہیں اور فرشتوں کو بفضلہ تعالیٰ یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ جو شکل اختیار کرنا چاہیں کر سکتے ہیں"

چنانچہ جبرئیل علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے رمضان المبارک کے مہینے میں آپ کے ساتھ قرآن حکیم کا دور کرتے۔

ڈاکٹر راضی حضور اکرم ﷺ کی روحانی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

وکان النبی یری مناظر مختلفة عدا رویته لجبریل کان یری اشخاصا وامکنة ومشاهد الایراها غیره وتتذ فقد جاء فی کتب السیرة انه نعی لهم النجاشی ملک الحبشة فی الیوم الذی مات فیه وقال استغفروا لاخیکم کمانعی جعفرا وزیدا قبل ان یجی خبرهما وعیناه تذرفان

"نبی اکرم ﷺ حضرت جبریل علیہ السلام کے علاوہ اور بھی مناظر دیکھتے۔ آپ ﷺ مختلف اشخاص، مختلف مقامات اور مختلف مناظر دیکھتے جنہیں اس وقت اور کوئی نہ دیکھ پاتا۔ سیرت کی کتابوں میں یہ بیان ہوا کہ حضور اکرم ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کا اس روز ذکر کیا جس روز اس کی وفات ہوئی اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرو۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ نے جعفر اور زید کی شہادت کی خبر اطلاع آنے سے قبل دے دی اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔"

ڈاکٹر راضی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بیان کرتے ہیں:

کنا مع رسول اللہ ﷺ اذ سمع وجبة (سقطة) فقال النبی ﷺ: ما ھذا؟ قلنا: اللہ و رسولہ اعلم۔ قال: ھذا حجر رمی بہ النار منذ سبعین خریفا فھو یھوی فی النار الان حتی انتھی الی مقرھا

"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اچانک کسی بہت بڑی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ کیا ماجرا ہے؟" ہم نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا "یہ وہ پتھر ہے جسے جہنم میں آج سے ستر برس قبل پھینکا گیا چنانچہ یہ اپنی طویل مسافت طے کرتے ہوئے اب آگ میں اپنے ٹھکانے پر پہنچا ہے"

اس حدیث پاک کی سائنسی تشریح کرتے ہوئے علامہ موصوف لکھتے ہیں:

ویمکننا ان نفسر ھذا علمیا بان القوم سمعوا سقطة حجر فی مکان بعید ولم یروہ...... فالمعنی العلمی لھا ان الحجر قد استغرق سبعین سنة فی مسارہ من المکان الذی بدا بہ حتی وصولہ للارض

"اور ہمارے لئے ممکن ہے کہ ہم اس کی تفسیر علمی یوں کریں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی پتھر کے دور گرنے کی آواز سنی اور نہ دیکھا...... پس اس کی

Marfat.com

علمی تشریح یہ ہے کہ پتھر کو اپنی مسافت طے کرنے میں ستر برس لگے حتی کہ اس جگہ سے جہاں سے اس کے سفر کا آغاز ہوا تھا وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچا"

روحانی معجزات:۔

بہر کیف پتھر کے گرنے کا علم تو میری ناچیز رائے میں آپ ﷺ کا ایک ادنیٰ روحانی کمال ہے۔ وہ عظیم شخصیت جس کے معجزات کا ذکر خود قرآن حکیم نے کیا ہو اس کی عظمتوں کو کماحقہ کون جان سکتا ہے۔ شق قمر' معراج و اسراء' دعوت مباہلہ' نصرت ایزدی' رومیوں کے غلبہ سے متعلق پیشگوئی' غار ثور میں اعانت خداوندی' فرشتوں کی مدد' اطلاع من اللہ' رویائے فتح اور اس قسم کے متعدد معجزات قرآن حکیم میں مذکور ہیں' خود قرآن حکیم حضور اکرم ﷺ کا ایک زندہ اور روشن معجزہ ہے جو رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کے معجزات کے تفصیلی ذکر سے قبل بڑی عمدہ بات کہی ہے:

لو لم تکن له معجزة لکانت شمائله و احواله شواهد قاطعة بصدقه حتی ان العربی القح کان یراه فیقول واللہ ما هذا وجه کذاب فکان یشهد له بالصدق بمجرد شمائله فکیف من شاهد اخلاقه و مارس احواله فی جمیع مصادره و موارده

"حضور اکرم ﷺ کے عادات و خصائل اور آپ ﷺ کے حالات آپ ﷺ کی سچائی پر قطعی حجت تھے۔ حتی کہ ایک خالص بدو آپ ﷺ کو جب دیکھتا تو بیساختہ پکار اٹھتا "خدا کی قسم! یہ روئے مبارک جھوٹ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا" گویا کہ وہ آپ ﷺ کے مطلق شمائل سے آپ کے سچا ہونے کا یقین کر لیتا۔ پس ان لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کی عظمت کس قدر ہو گی جنہوں نے آپ ﷺ کے احوال و انوار کا مفصل اور مسلسل مشاہدہ کیا"

Marfat.com

اس کے بعد امام غزالی رحمہ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کے پچاس سے زائد معجزات گنوائے ہیں۔

طب روحانی:۔

انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی کا ذکر ہے کہ وہ مریضوں کو چھوتے تھے تو وہ بفضلہ تعالیٰ اچھے ہو جاتے تھے۔ امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"حضور اکرم ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیمار ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان پر ہاتھ پھیرا تو وہ بفضلہ تعالیٰ فوری طور پر درست اور صحت یاب ہو گئے۔"

دکتور علی عبد الجلیل راضی نے حضور نبی کریم ﷺ کے روحانی کمالات کے ذکر میں "العلاج الروحی" کے عنوان سے ایک مستقل باب باندھا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بیماروں کا علاج متعدد روحانی طریقوں سے فرمایا کرتے جن میں ایک طریق یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرتے اور دعا فرماتے۔ اس ضمن میں انہوں نے متعدد مثالیں دی ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے چند احادیث مبارکہ کا ذکر کیا ہے:

"حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ بیمار تھے تو حضور نبی کریم ﷺ عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں "آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا پھر میرے چہرے اور شکم پر پھیرا دعا فرمائی اے اللہ! سعد کو صحت یاب فرما"

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں کی خنکی اور طاقت انہوں نے اپنے جگر میں محسوس کی اور جب کبھی انہیں یہ واقعہ یاد آتا ہے تو وہ آپ ﷺ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔

Marfat.com

"میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہ سکتا تھا۔ پس میں نے اس امر کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور دعا فرمائی اے اللہ! اسے ثبات بخش اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔ پس اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہ گرا"

ابو جحیفہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار بطحا کی طرف نکلے پس لوگ آپ ﷺ کے ہاتھ تھام لیتے اور اسے اپنے چہروں پر پھیرتے ابو جحیفہ کہتے ہیں "میں نے بھی آپ ﷺ کے دست مبارک کو تھام لیا اور اسے اپنے چہرے پر پھیرا۔ آپ کا ہاتھ برف سے ٹھنڈا اور مشک وکستوری سے زیادہ معطر تھا"

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کا معمول مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

"رسول اکرم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب کوئی شخص ہمارے پاس آکر بیماری کی شکایت کرتا تو حضور نبی کریم ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور دعا فرماتے 'اے لوگوں کے معبود حقیقی! سختی کو دور فرما اور شفا عطا فرما تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ سوائے تیری شفا کے کوئی شفا نہیں۔ تیری عطا فرمودہ شفا ہی بیماری کا ازالہ کرتی ہے۔"

دکتور موصوف نے حضور اکرم ﷺ کے دوسرے روحانی علاج کے طریقوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

روحانی عظمت:۔

تاریخ ادیان عالم میں روحانی پیشواؤں کی زندگی کا مطالعہ کیجئے۔ انہوں نے مقدور بھر فضائل اخلاق کی تعلیم دی۔ لوگوں کو نیکی کا راستہ اختیار کرنے اور بری باتوں کے چھوڑنے کے لیے کہا لیکن وہ خود صرف روحانی دنیا کے ہی ہو کر رہ گئے اور رہبانیت اختیار کرلی..... جب کہ حضور اکرم ﷺ کو ہادیان عالم میں یہ منفرد مقام حاصل ہے کہ جہاں

Marfat.com

آپ ﷺ نے معاشرت، معیشت، سیاست، قانون، تعلیم و تربیت، منزلی نظام اور سب سے بڑھ کر عقائد و افکار کی دنیا میں انقلاب برپا کیا وہاں آپ ﷺ نے روحانی تقاضوں کو بھی فراموش یا نظرانداز نہیں کیا۔ دیگر مذاہب کے روحانی پیشواؤں کی توجہ کا مرکز من کی دنیا رہی ہے لیکن حضور اکرم ﷺ کا کمال یہ ہے کہ مادی اور روحانی تقاضوں کو بطریق احسن مکمل فرماتے ہیں۔ اگر تمام شعبہ ہائے حیات میں بھرپور کردار ادا کر کے آپ ﷺ پوری انسانیت کے لئے دائمی نمونہ عمل ہیں تو پھر روحانیت کی دنیا میں دنیا بھر کے روحانی الذہن افراد کے لئے بہترین اسوہ بھی ہیں۔

آپ ﷺ کے روحانی کمالات کا ایک عظیم القدر اور عدیم النظیر پہلو یہ بھی ہے کہ آج جب دنیا کے عظیم روحانی پیشواؤں کی زندگی کے حالات پردہ اخفا میں ہیں یا بہت کم میسر ہیں بلکہ بعض کے تو زمانے کا بھی تعین دشوار ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ہمارے سامنے ہے۔ سیرت نگاروں نے حضور اکرم ﷺ کی عبادات و معمولات کو اس قدر اہتمام سے محفوظ کیا ہے کہ قیامت تک آنے والی نسل انسانی جو شخص بھی روحانیت کی وادی میں قدم رکھے گا اسے سوائے حضور اکرم ﷺ کی عظیم روحانی شخصیت کے کوئی اور نمونہ میسر نہیں آتا جس کی کتاب زندگی کا ایک ایک ورق روشن اور تابناک ہو اور دعوت فکر و عمل دے رہا ہو۔

آج بلاد اسلامیہ میں مادی تقاضوں کے لئے تگ و دو جاری ہے بیداری کی ایک لہر دوڑ رہی ہے لیکن روحانی اقدار کی طرف توجہ منعطف نہیں کی جا رہی اور اس حقیقت کو نظرانداز کیا جا رہا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی تمام تر کامیابیاں دراصل آپ ﷺ کی روحانی زندگی کا برگ و بار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حکمت ربانی کے چشمہ نور اور منبع روحانیت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

ہم اپنے اس مضمون کو ایک سیرت نگار کے ان الفاظ پر ختم کرتے ہیں:

"He was the greatest of sufis , saints and darvishes.They became blessed

Marfat.com

with his super natural power only with drink of spiritual fountain of the greatest saint of arabia"

اور آخر میں علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی کے ان الفاظ میں بارگاہ صمدیت میں دعا کرتے ہیں:

"اے اللہ تو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جنہیں تو نے ساری کائنات کی امارت وسیادت کے لیے چنا اور جو سید الکونین ہیں۔ جنہیں تو نے بہترین خصلتوں سے آراستہ کیا' معجزات سے نوازا اور کائنات کی طرف بھیجا تاکہ پوری انسانیت کو پاکیزہ اخلاق سے سنواریں۔ ان پر ایسا درود و سلام نازل فرما جو سب سے کامل اور سب سے جامع ہو اور جس کی برکتیں ہمیشہ باقی رہنے والی ہوں۔ ایسا درود پاک نازل فرما جو تیرے اس قرب کے مناسب ہو جس سے تو نے بجز ان کے کسی کو نہیں نوازا اور تیری اس محبت کا عکاس ہو جس کے ساتھ ازل سے ابد تک ہمارے نبی علیہ السلام کو مخصوص کیا۔"

Marfat.com

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

Marfat.com

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کی دیگر تصانیف

- MODERN TRENDS IN TAFSIR LITERATURE — MIRACLES
- QURANIC CONCEPT OF MIRACLE

- تجلّیاتِ رسالت (سیرت طیبہ کے چند اہم عنوانات پر مقالات کا مجموعہ)
- رسولِ اکرمؐ کی روحانی زندگی (چند جھلکیاں)
- سیّدنا صدیقِ اکبرؓ اور عشقِ رسولؐ
- مصطفوی انقلاب کیسے ممکن ہے؟ (غزوہ بدر کی روشنی میں)
- خودی۔ قرآن حکیم کی روشنی میں

- رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات
- ورفعنالك ذكرك
- مثالی پیغمبر
- مطالعہ ادیان (مقدمہ) ______ زیر طبع

ب 57 ر 297.44
116810-U-67

Marfat.com

رسولِ اکرمؐ کی روحانی زندگی

(چند جھلکیاں)

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

دیقی پبلیکیشنز

اے - ولی مارکیٹ، اردو بازار

لاہور

297.4
57 ر
1168

Marfat.com